سوال : السلام و علیکم محترم کسی دوست کے سوال کے جواب میں جناب ابوالحسن علوی نے فرمایا " سجدے میں اپنی کسی حاجت کے لئے عربی زبان میں دعا کر سکتے ہیں " میرا سوال یہ ہے کہ جس کو عربی زبان نہیں آتی کیا وہ اپنی زبان میں دعا کر سکتا ہے ؟

جواب : غیر نماز میں تو کسی بھی زبان میں دعا جائز ہے ، چاہے سجدہ کی حالت ہو یا غیر سجدہ کی جبکہ نماز میں صرف عربی میں ہی دعا کرنی چاہیے الا یہ کہ کسی کے لیے عربی میں دعا کرنا نا ممکن ہو۔ شیخ صالح المنجد فرماتے ہیں :

سوال : میں الحمدللہ اسلام میں داخل ہو چکا ہوں ، لیکن مجھے عربی نہیں آتی چنانچہ میں نماز میں پڑھی جانے والی دعاؤں اور قرآن مجید کی قرآت کا کیا کروں ؟

الحمدللہ :

جمہور فقھاء کرام کا مسلک ہے کہ :

اگر عجمی شخص عربی صحیح طور پر جانتا ہو تو اس شخص کے لیے عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں تکبیر کہنی جائز نہیں ، اس کی دلیل یہ ہے کہ نصوص اسی لفظ کا حکم دیتی ہیں ، جو کہ عربی ہے ، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ہٹے نہیں

لیکن اگر عجمی شخص صحیح عربی نہیں جانتا ، اور وہ عربی بول ہی نہیں سکتا ، تو جمہور فقھاء کرام کے مسلک کے مطابق وہ اپنی زبان میں تکبیر کہہ سکتا ہے ہے ، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اپنی زبان میں اس کا ترجمہ صحیح کرے ، شافعیہ اور حنابلہ نے یہی بیان کیا ہے

چاہے کوئی بھی زبان ہو ، کیونکہ تکبیر اللہ تعالی کا ذکر ہے ، اور اللہ تعالی کا ذکر ہر زبان میں ہو سکتا ہے ، اور غیر عربی زبان اس کی بدل اور قائم مقام ہے ، لیکن اس کے لیے عربی سیکھنا لازم ہے

اس خلاف کی بنا پر نماز کی سب دعائیں ، تشھد ، قنوت ، دعاء ، رکوع اور سجدہ کی تسبیحات بھی

لیکن قرآن مجید کی قرآت عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں کرنی جائز نہیں ، اس کے عدم جواز کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے :

بلاشبہ ہم نے قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا ہے ۔

اور اس لیے بھی کہ قرآن مجید لفظا اور معنی معجزہ ہے ، چنانچہ جب یہ بدل جائے تو اپنے نظام سے نکل جائیگا ، اور قرآن نہیں رہے گا ، بلکہ یہ اس کی تفسیر ہو گی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ جلد (5) اعجمی

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

فصل :

" اسے عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں قرآت کفائت نہیں کرے گی اور نہ ہی اس کے الفاظ عربی زبان میں بدل کر پڑھنا جائز ہے ، چاہے وہ عربی میں قرآت اچھی کر سکتا ہو یا اچھی نہ کر سکتا ہو

کیونکہ فرمان باری تعالی ہے :

یہ قرآن عربی ہے ۔

اور ارشاد ربانی ہے :

یقینا ہم نے قرآن مجید عربی زبان میں نازل فرمایا ۔

اور اس لیے بھی کہ قرآن مجید لفظا اور معنا دونوں لحاظ سے معجزہ ہے چنانچہ جب اسے بدل دیا جائے تو یہ اپنی ترتیب سے نکل جائیگا اور عربی نہیں رہے گا اور نہ ہی اس کی مثل ہو گا ، بلکہ یہ اس کی تفسیر ہو گی ، اور اگر اس کی مثل تفسیر بھی ہوتی تو جب اللہ تعالی نے انہیں اس کی مثل ایک سورۃ لانے کا چیلنج کیا تو وہ اس سے عاجز نہ ہوتے

اگر وہ عربی میں قرآت اچھی طرح نہ کر سکتا ہو تو اسے اس کی تعلیم حاصل کرنا لازم ہے ، اگر قدرت اور استطاعت رکھنے کے باوجود وہ تعلیم حاصل نہیں کرتا تو اس کی نماز صحیح نہیں ہو گی

اور اگر وہ قدرت نہ رکھے ، یا پھر وقت نکل جانے کا خدشہ ہو اور اسے سورۃ فاتحہ کی ایک ہی آیت آتی ہو تو وہ اسے سات بار دھرائے کر نماز ادا کر لے

اور اسی طرح اگر اسے اس سے زیادہ آیات یاد ہوں تو اس کی مقدار میں دھرائے ، اور یہ بھی محتمل ہے کہ وہ اس سورۃ کے علاوہ کسی اور سورۃ کی آیات پڑھ لے

لیکن اگر اسے آیت کا کچھ حصہ یاد ہو تو اسے بار بار اور تکرار سے پڑھنا لازم نہیں ، بلکہ وہ اسے چھوڑ کر کسی اور کو پڑھ لے ؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جسے نماز صحیح طرح پڑھنی نہیں آتی تھی کو فرمایا کہ وہ " الحمدللہ " وغیرہ کہے ، اور یہ آیت کا کچھ حصہ ہے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ تکرار کے ساتھ پڑھنے کا حکم نہیں دیا

اور اگر اسے سورۃ فاتحہ میں سے کچھ بھی یاد نہ ہو ، بلکہ قرآن کی کوئی اور سورۃ آتی ہو اگر طاقت رکھے تو اسی کو سورۃ فاتحہ کے حساب سے پڑھ لے ، اس کے علاوہ کسی اور کو کافی نہیں ہو گا

اس کی دلیل ابوداود رحمہ اللہ تعالی کی درج ذیل حدیث ہے :

رفاعہ بن رافع بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" جب تو نماز کھڑا ہو ، اگر کچھ قرآن یاد ہو تو وہ پڑھ لو ، وگرنہ اللہ کی حمد بیان کرو ، الحمدللہ ، اور اس کی وحدانیت بیان کرتے ہوئے لا الہ الا اللہ کہو ، اور اس کی تکبیر بیان کرتے ہوئے اللہ اکبر کہو "

اور اس لیے بھی کہ یہ اس کی جنس سے ہے، تو یہ بالاولی پڑھا جا سکتا ہے، اور سورۃ فاتحہ کی آیات کی تعداد کے برابر پڑھنا واجب ہے

اور اگر وہ قرآن مجید میں سے کچھ بھی نہ پڑھ سکتا ہو، اور وقت نکلنے سے قبل اس کے لیے قرآن سیکھنا بھی ممکن نہ ہو تو اس حالت میں اس کے لیے سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، لا حول ولا قوۃ الا باللہ، کہنا لازم ہے

اس کی دلیل ابو داود رحمہ اللہ تعالی کی درج ذیل حدیث ہے :

ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا : میں قرآن مجید سے کچھ یاد نہیں کر سکتا، لہذا آپ مجھے کوئی ایسی چیز یاد کرائیں جو میرے لیے اس سے کفائت کر جائے

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ کہو"

واللہ اعلم۔